مولانا محمد عثمانؒ

و دنیا کی یہی ہے یہاں شامِ حیات دامنِ چرخ سے اک اور ستارا ٹوٹا

دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم و رکن مجلس شوریٰ حضرت شیخ الہند کے چہیتے نواسے، آزادیٔ وطن کے سرفروش مجاہد سادگی کا [illegible]، حق گوئی و بیباکی کے پیکر غریبوں کے ہمدرد ہر مجبور کے کام آنے والے باشندۂ دیوبند محترم مکرم مولانا محمد عثمان صاحب اس جہانِ فانی میں نہیں رہے۔ دل و دماغ ماؤف اور روح یقین کرنے کو تیار نہیں۔ دماغ شل ہے، ڈوبا ہوا ہے، ذہن منتشر ہے، روح بے چین ہے، زندگی تنگ و تاریک گھٹی ہوئی اور ن حیات خالی ہوتی محسوس ہو رہی ہے۔ مولانا محمد عثمان صاحب کے بغیر دیوبند کا تصور ح فرسا، المناک اور درد و سوز سے لبریز ہے۔ مولانا عثمان صاحب کیا تھے اور کیا نہیں اس کی تفصیلات تو کسی دوسرے وقت اور موقع پر بیان ہوں گی اس وقت تو یہی جا سکتا ہے کہ وہ ایک دور کی یادگار تھے۔ ایک تاریخ ساز عہد ان پر ختم ہو گیا اور ایک جاگتا نمونہ اور منہ بولتی تصویر حضرت شیخ الہند اور ملکی تحریکات کی۔ آنکھوں سے ل ہو گئی۔ اب غریبوں کے لئے بڑے سے بڑے "سورما" سے لڑنے بھڑنے اور آنکھ آنکھ ڈال کر سچ بات کہنے والا کہاں سے آئے گا؟ ع "شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد"

حبِ رسول ؐ سے سرشار قلب کے مالک تھے نہایت عبادت گذار اور معمولات کے پابند تھے کے ساتھ شب و روز سیاست اوڑھنا بچھونا تھی مگر صاف گوئی ان کا طرۂ امتیاز رہی اور گوئی مقصدِ حیات۔

حضرت مفتی صاحبؒ سے گہرا تعلق رکھتے تھے اور حضرت مفتی صاحبؒ بھی ان کو بہت قدر نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ایک مکتوب میں تحریر فرمایا تھا کہ "بھائی عثمان! میں نے آپ کو

حضرت [illegible] کے قدموں پر بیٹھے ہوئے [illegible] ہے کہ کوئی [illegible]

[illegible] تو حضرت مفتی صاحب سے وقت کے بغیر [illegible]

کے ساتھ محمد میاں کبھی کبھی ہمیشہ دفتر برہان میں تشریف لاتے [illegible]

بڑھاتے مفید مشورے دیتے اور حضرت مفتی صاحب کی قیمتی یادگار ندوۃ [illegible]

مکتبہ برہان کے قائم رہنے اور پروان چڑھنے کی خواہش اور دعا فرماتے [illegible]

کی ذات ایک زبردست سہارا تھی جس سے ہمت و عزم کی [illegible]

ہوتی تھی۔ افسوس صد افسوس کہ ۔ ع ۔ "وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے تھے اندازِ خسروانہ"

بھی ہمیں روتا بلکتا تڑپتا اور سسکتا چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو [illegible]

کا سہارا تھی، مظلوموں کا ملجا و ماویٰ تھی اور دیوبند کی آبرو تھی، وقار تھی [illegible] آہ

اے سرزمین دیوبند! آج تیرے سر کا وہ تاج موت کے بے رحم ہاتھوں نے [illegible]

لیا جس میں سچائی کے، صداقت کے، حق گوئی و بیباکی کے اور دیانت داری کے [illegible]

موتی لگے ہوتے تھے۔ افسوس دیوبند کی "تعمیر نو" کرنے والا آج رخصت ہو گیا۔

آسماں اس کی لحد پہ شبنم افشانی کرے

(الہر سلی)

اردو کے علمی و تحقیقی لٹریچر میں مفید و قابل قدر اضافہ

سیر شیخ ابن سینا کے بعض پہلو

اور

القانون فی الطب کا مطالعاتی جائزہ

از:- الحاج مولانا حکیم محمد زماں حسینی

ملنے کا پتہ:- ندوۃ المصنفین، اردو بازار، دہلی